

Anayetullah Ansari

Assistant Professor Department of URDU

RBGR Collage Maharajganj SIWAN Bihar

Contact No. 9031431678 / 6201471567

Email: anayetullahansari@rediffmail.com

" MEER AMAN KI NASR NIGARI "

BA URDU (Hons) Part-I (Paper-I)

”میرامن کی نثرنگاری باغ و بہار کے حوالے سے“

میرامن دہلوی کو جدید اردو نثر کا نقش اول مرتب کرنے والوں میں ایک اہم نثرنگار تسلیم کیا جاتا ہے انھوں نے ”باغ و بہار“ کی شکل میں سادہ، سلیس، عام فہم نثرنگاری کا وہ بہترین نمونہ چھوڑا ہے جس کو دیکھ کر آج بھی لوگ عیش عیش کرتے ہیں۔

میرامن کی نثرنگاری صاف ستھری، سادہ، سلیس اور رواں دواں ہے جسمیں تازگی اور شگفتگی کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد آج بھی اسے پڑھتے ہوئے اجنبیت کا احساس نہیں ہوتا، با محاورہ اور سلیس زبان کی شگفتگی کا یہ عالم ہے کہ پڑھتے جائیے اور اس کی تازگی و رعنائی سے لطف اندوز ہوتے جائیے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ میرامن نے اپنی نثرنگاری کے لئے بول چال کی زبان استعمال کی ہے۔ سرسید احمد خاں میرامن کی نثرنگاری پر یوں رائے زنی کرتے ہیں۔ ”میرامن کو اردو نثر میں وہی رتبہ حاصل ہے جو ”میر تقی میر“ کو شاعری میں حاصل ہے۔“

باغ و بہار کے نثر میں جو تازگی و انانیت اور دلکشی ہے وہ اس سے قبل کے نثر میں نظر نہیں آتی۔

اس کا اسلوب بڑا ہی جاندار ہے۔ ”باغ و بہار“ کیلئے میرامن نے جو اسلوب اختیار کیا اس کی سادگی کا یہ عالم ہے کہ پوری کتاب پڑھ جائے کہیں بھی سپاٹ پن یا روکھا پن کا احساس نہیں ہوتا۔ اکثر یہ سادگی جب خوش بیانی کے حدود میں داخل ہوتی ہے تو یہ سادگی پرکاری بن جاتی ہے۔ روزمرہ کی بول چال میں استعمال ہونے والے الفاظ اور محاورے کے استعمال بھی بڑا اے ہی خوبصورتی سے کیا گیا ہے۔ فارسی اور عربی کے مشکل الفاظ کی جگہ مقامی بولیوں اور عام ہندی کے الفاظ کا استعمال بھی خوب ہے کہیں کہیں تو خالص مقامی بولیوں کے ایسے الفاظ بھی استعمال ہو گئے ہیں جن کا اس وقت کی عام تحریروں میں استعمال بالکل ہی نہیں ہوتا تھا۔ جیسے جھاڑ لینا (بمعنی تلاش کرنا) نہرنا (معنی جھکنا) بجڑ (بضد) مذاخ (مذاق) وغیرہ۔ مگر یہ تمام الفاظ ایسے فطری استعمال ہوئے ہیں کہ نثر کی دلکشی میں کہیں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، اور یہی میرامن کے نثر کی ایک خاص صفت بھی بن جاتی ہے۔

”میرامن“ نے ”باغ و بہار“ میں جو نثری اسلوب اختیار کیا ہے اسے جمالیات کی منزل تک پہنچا دیا ہے جس کے اندر فنی رچاؤ، پختگی، تہہ داری، زبان کی حلاوت و شیرینی ہر چیز موجود ہے۔ اتنا ہی نہیں ”باغ و بہار“ کی نثر تخیل کی بلندی، فکر کی گہرائی، جمالیاتی احساس کی لطافت، نثر کی قطعیت اور وضاحت سے بھی ہم آہنگ نظر آتی ہے۔ اس کے جملوں میں لطیف آہنگ، الفاظ اور معنی کا باہمی ربط اور واقعات کا تسلسل بڑی پر لطف رنگ آمیزیاں کرتا ہے۔ اور ان سب کے ساتھ زبان کا چٹخارہ، محاوروں کی برجستگی، بول چال کی بے تکلفی اور بے ساختگی بھی ہر سطر اور ہر جملے سے ظاہر ہوتی ہے۔ غالباً اسی بناء پر ”ڈاکٹر گیان چند جین“ نے کہا ہے کہ ”میرامن“ نے ”باغ و بہار“ میں جو نثر استعمال کی ہے وہ تحریر کی زبان سے تقریر کے آس پاس آگئی ہے۔

محمد حنی تہا، مصنف سیر المصنفین لکھتے ہیں۔

”میرامن“ کے نثر کی زبان نہایت صاف اور شستہ ہے۔۔۔ اس کی اردو فصیح

اور مستند ہے اور ان کی نثر کو میر تقی میر کی شاعری کے ہم پلہ قرار دیا گیا ہے۔“
اور ”سید نصیر حسین خاں“ کا خیال ہے کہ ”باغ و بہار“ کی نثر میں وہ زبان نظر آتی ہے جسے اردوئے معلیٰ کہتے ہیں۔“

اور بات بالکل سچ بھی ہے کہ ”میرامن“ کی نثر کی زبان مستند اور معیاری ہے جس میں شائستگی بدرجہ اتم موجود ہے ان کے پاس الفاظ کا بڑا ذخیرہ ہے جس میں سے وہ جملے کی مناسبت سے مناسب الفاظ نکال لیتے ہیں اور پوری فراخ دلی سے ایک ہی مفہوم کی ادائیگی کے لئے کئی کئی الفاظ استعمال کر جاتے ہیں اور مزے کی بات یہ بھی ہے کہ لفظوں کی بہتات سے بھی جملوں میں بھد اپن یا تکرار کی صورت پیدا نہیں ہوتی بلکہ واقعات کی شدت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور تاثر بھی بڑھ جاتا ہے نیز عبارت میں ایک لطیف آہنگ بھی نمودار ہو جاتا ہے۔ ”ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی“ فرماتے ہیں ”بلاشبہ ”میرامن“ نے وہ نثر ایجاد کی ہے جس کی جملے آج بھی مصری کی ڈلیاں اور شربت کے گھونٹ ہیں لیکن نثر کا یہ انداز اس وقت کی ادبی روایت اور تصنیفی شان و شکوہ کے خلاف تھا۔ تب ہماری ادبی روایت اور تمدنی وراثت تو یہ تھی کہ لوگ اکبر کی تلوار سے کم اور ابوالفضل کے قلم سے زیادہ ڈرتے تھے۔“

اور سچائی بھی یہی ہے کہ میرامن نے جس دور میں اس سادہ اور بے تکلف نثر نگاری کو آگے بڑھایا وہ تصنع اور تکلف کا دور تھا جہاں عربی اور فارسی کے پر شکوہ اور پر تکلف اسلوب میں دراڑیں تو پڑ چکی تھیں مگر وہ خول ابھی پوری طرح نہیں اتر ا تھا۔ میرامن نے اس خول سے باہر نکل کر اردو نثر کو نیا آہنگ عبارت کی دلکشی کے ساتھ اسلوب کی پختگی اور پائیداری بھی بخشی۔

میرامن نے اپنے نثر نگاری میں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا کہ انکی زبان کی معصومیت اور فطری پن بالکل متاثر نہ ہو۔ اسی طرح جہاں کہیں عبارت میں قافیہ آرائی بھی کی ہے تو یہ قافیہ آرائی دلوں پر

گراں نہیں گذرتی اور نہ ہی نثری حسن ہی متاثر ہوتا ہے، بلکہ عبارت میں شعریت اور دل آویزی پیدا ہو جاتی ہے۔

”باغ و بہار“ کی نثر اس وقت کے ہندوستانی معاشرت کی عکاس اور تہذیبی و تمدنی روایات کی آئینہ دار بھی ہے جو اپنے دور کے سماج سے پوری طرح مطابقت رکھتی ہے۔ اس کے نثری اسلوب پر رائے زنی کرتے ہوئے بابائے اردو ”مولوی عبدالحق“ فرماتے ہیں۔

”اردو کی پرانی کتابوں میں سے کوئی کتاب زبان کی فصاحت اور

سلاست و روانی کے لحاظ سے اس سے لگاؤ نہیں کھاتی۔“

بلاشبہ ”باغ و بہار“ اردو کا ایک ایسا عظیم نثری فن پارہ ہے جس کے نثری

اسلوب نے اپنے دور کو بھی متاثر کیا اور آج کے دور میں بھی اس کی نثری سادگی، سلاست و روانی کی مقبولیت کسی بھی طور کم نہیں ہے۔

